عِلم و عَمَل

ٹی آر سی کی جانب سے ششماہی تعلیمی جریدہ

جولائی - دسمبر ۲۰۰۶ء
جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۲

اس شمارے میں

کچھ اِدھر سے کچھ اُدھر سے

مختلف چیزوں کا مرکب زندگی میں مصالحہ کی طرح ہے،
تو کیوں نا اس مرتبہ 'مختلف اقسام کے عنوانات کی ہانڈی' ہو جائے۔

Teachers' Resource Centre

فہرست

اداریہ	۱
چھوٹے بچوں میں عزت نفس	۲
دستان گو	۳
سمتیں جگہیں اور سڑکیں	۶
کیڑے مکوڑے	۱۰
شمولیتی تعلیم	۱۲
تخلیقی نشو ونما	۱۳
تعریف برائے اصلاح	۱۵
اردو زبان اور محاورے	۱۶

علم و عمل

عذرا عقیل
پرنسپل، کراچی کیمرج اسکول

ڈیوڈ فورڈ
مڈل ایئرز کوآرڈینیٹر، دی انٹرنیشنل اسکول

مہناز محمود
ڈائریکٹر پروگرام ڈویلپمنٹ، ٹی آرسی

ماریہ حق
ایڈمنسٹریٹر، مسز حق اسکول (جونیئر برانچ)

نگہت حسن
ممبر، ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ٹیم، ٹی آرسی

ربیعہ مینائی
ایڈمنسٹریٹر، دی اے ایم آئی اسکول

معزز قارئین

اسلام علیکم

یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ مختلف چیزوں کا مرکب زندگی میں مصالحے کی طرح ہے۔ یہ حقیقت بھی ہے لگے بندھے معمول سے ہٹ کر کچھ آزمانا اچھا لگتا ہے۔ یہی سوچتے ہوئے کسی ایک موضوع کے گرد گھومنے کے بجائے اس مرتبہ ہم علم وعمل کے اس شمارے میں آپ کے لئے مختلف اقسام کے مضامین لائے ہیں۔ عام طور سے ہم علم وعمل کے ایک شمارے میں کسی ایک عنوان کے تحت مختلف مضامین، اس کے بارے میں معلومات اور کمرہ جماعت کی سرگرمیاں پیش کرتے ہیں۔ اس مرتبہ ہم نے آپ کے لئے علم وعمل، کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے ...... 'مختلف اقسام کے عنوانات کی ہانڈی' پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ ہر ایک کو اس کی پسند کا کچھ نہ کچھ مل جائے۔ ہمیں امید ہے کہ اس شمارے میں آپ کی دلچسپی اور مطلب کا بھی کچھ ضرور ہوگا۔

انگریزی کے حصے میں آپ دیکھیں گے کہ ہم نے مختلف اقسام کے مضامین شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔'دی رسک آف ریوارڈز' میں ریوارڈز کے ایسے اثرات پر بات کی گئی ہے جو اکثر نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔ سی۔زیڈ۔ عباس نے اپنے مضون میں انگریزی زبان کے نئے انداز پیش کئے ہیں۔ مسز حق اسکول کی ایک اردو کی ٹیچر نے 'پہلا تعلیمی بستہ' (ٹی آرسی کا تیار کردہ) کمرہ جماعت میں استعمال کرنے کے تجربہ، افادیت اور استعمال کے مختلف طریقوں پر ایک بہت عمدہ مضمون تحریر کیا ہے۔

اس کے علاوہ اس حصے میں ایک مضمون ٹی آرسی کے نئے ایک سالہ سرٹفکیٹ پروگرام برائے ابتدائے بچپن کی تعلیم کے بارے میں بھی شامل ہے۔ ماریہ حق نے اس پروگرام کو طالب علموں کے پہلے گروپ کے حوالہ جات استعمال کرتے ہوئے بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اردو کے حصے میں ہم نے مزید منفرد اور مختلف اقسام کی سرگرمیاں اور مضامین شامل کئے ہیں۔ آپ اس حصے میں الف لیلیٰ کا پیش کردہ مضمون 'داستان گو' ملاحظہ کریں گے۔ الف لیلیٰ این جی او لاہور میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس مضمون میں کہانیوں کی افادیت پر بات کی گئی ہے۔ شمولیتی تعلیم پر مضمون پچھلی قسط کا حصہ ہے۔ اس مرتبہ ہم نے شمولیتی تعلیم میں کمرہ جماعت کے نظم ونسق پر بات کی ہے۔اس حصے میں ٹی آرسی کے ایک سالہ سرٹفکیٹ پروگرام برائے ابتدائے بچپن کی تعلیم کی دو طالبات کے مضامین 'چھوٹے بچوں میں عزت نفس کی حوصلہ افزائی کرنا' اور 'تعریف برائے اصلاح' بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی سرگرمیاں جو کمرہ جماعت میں بہ آسانی استعمال کی جاسکتی ہیں، وہ بھی آپ اسی حصے میں دیکھ سکیں گے۔ ان میں کیڑے مکوڑے، سمتیں جگہیں اور سڑکیں، اردو زبان اور محاورے اور تخلیقی نشو ونما جیسے عنوانات شامل ہیں۔

ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ہم آپ سے یہی کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اپنی رائے سے آگاہ کرنا نہ بھولیئے۔

اگر آپ کے پاس نئے خیالات اور تجربات ہیں تو ہمیں بلا جھجک info@trconline.org پر لکھ بھیجئے ہم انہیں علم وعمل کے آنے والے شمارے میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ادار یہ ٹیم

چھوٹے بچوں میں عزت نفس کی حوصلہ افزائی کرنا

شہناز فدوانی

آغا خان اسکول، گارڈن

عزت نفس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں، ہم کیا ہیں اور کیا کر سکتے ہیں؟

عزت نفس کی اہمیت یہ ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کے ذریعے انسان میں یہ یقین پیدا ہونے لگتا ہے کہ وہ اپنی قابلیت اور فطری صلاحیتوں میں مزید بہتری لا سکتا ہے اور معاشرے کے اندر مثبت تبدیلیاں لا سکتا ہے۔

جبکہ اگر کسی شخص کو اپنی عزت نفس پر اعتماد نہ ہو تو اسے صحت کے مختلف مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً نفسیاتی دباؤ (stress) دل کی مختلف بیماریاں اور غیر معاشرتی کردار وغیرہ۔

لہٰذا اس وجہ سے ضروری ہے کہ بچوں میں زندگی کے ابتدائی دور سے ہی عزت نفس کو بہتر طور پر پروان چڑھانے میں ان کی مدد کی جائے۔

عزت نفس کو کیسے ترقی دی جا سکتی ہے؟

چھوٹے بچے اپنے آپ کو والدین کی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے والدین کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے۔

والدین بچوں کی عزت نفس کو تعمیر کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں؟

۱۔ اپنے بچے کو گود میں اٹھاتے ہوئے نرمی سے اپنے قریب کرتے ہوئے کہیں کہ "میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔"

۲۔ چوٹ لگنے کی صورت میں اگر بچہ رو رہا ہو تو اسے تسکین دینے کے لئے کچھ وقت اس کے ساتھ گزاریں۔

۳۔ بچوں کو یہ احساس دلائیں کہ ان کے خاندان کو ان کی ضرورت ہے۔

۴۔ گھر کے کام کاج کے دوران بچے کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں آپ کی مدد کریں اس طرح بچے کو اپنی ذات پر اعتماد آتا ہے۔

۵۔ جب وہ کھیل رہے ہوں یا کام کر رہے ہوں تو ان کا جائزہ لیں اور جب انہیں مدد کی ضرورت ہو اس وقت مدد کریں (بے جا مداخلت نہ کریں)۔

۶۔ انہیں اپنے رشتہ داروں کے بارے میں جاننے کا موقع دیں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کی تصویروں کا ایک البم تیار کریں اور بچوں کو ان کے بارے میں کہانیاں سنائیں۔

۷۔ جب وہ اسکول جا رہے ہوں یا رات کو سونے جا رہے ہوں اس وقت انہیں گلے لگائیں (تا کہ وہ آپ کا پیار محسوس کریں)۔

۸۔ ان کے سامنے اس بات کا اظہار کریں کہ آپ کو ان پر بھروسہ ہے، انہیں نئے کام کرنے دیں اور مختلف چیزوں کے بارے میں سیکھنے کا موقع فراہم کریں اور ان کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کریں۔

۹۔ بچپن سے انہیں چھوٹے چھوٹے کام خود کرنے کا موقع دیں مثلاً اپنے کپڑوں کا انتخاب، اپنے کھیل کا انتخاب وغیرہ۔

علم و عمل کے نئے شمارے پر کام شروع ہو چکا ہے!

اس شمارے کے لئے 'ماحول' کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بتانے کی کوشش کی جائے گی کہ بچے اور اسکول مل کر اپنے ماحول اور دنیا کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کا اسکول 'ماحول دوست' سرگرمیاں اور تقریبات منعقد کرواتا رہا ہے تو ہمیں اس کے بارے میں سننا اچھا لگے گا۔
ایسی سرگرمیوں کی تفصیل اور تصاویر ہمیں ٹی آر سی کے ای میل ایڈریس info@trconline.org پر ۱۵ جنوری ۲۰۰۷ تک ارسال کر دیں۔

داستان گو

ملیحہ، پروگرام کوآرڈینیٹر
الف لیلیٰ بُک بَس سوسائٹی

روز صبح اٹھنا، یونیفارم پہننا اور کندھے پر بستہ ڈال کر سکول کی طرف روانہ ہو جانا...... چار سال پہلے میرے پاؤں بھی ویسے ہی اُچھلتے کودتے، مٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّوں کو نیند سے جگاتے، ایک میل کا سفر مزے سے طے کیا کرتے تھے جیسے آج ننھی شبنم کرتی ہے۔ مجھے بہت عجیب بھی لگتا ہے، جب دو تھکے تھکے پاؤں اِن دو زندگی سے بھرپور پاؤں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ پھر یہ سوچ کر دل اداس بھی ہو جاتا ہے کہ ایک دو سال میں شبنم بھی میری طرح تھکی تھکی سکول جائے گی۔

جب میں پہلی دفعہ سکول گیا تو میرے ننھے دماغ میں بہت سے سوال اور ایک نہایت رنگین دنیا کا تصور تھا۔ میرے ابّا اماں گاؤں کے ان چند لوگوں میں سے ہیں جو تعلیم کو زندگی کے لیے اتنا ہی اہم سمجھتے ہیں جتنا کھاد کو فصل کے لیے۔ اسی لیے تو سبزی فروش منجور (منظور) کا بیٹا عالم منظور اور بیٹی شبنم منظور روز ایک میل پیدل چل کر سکول جاتے ہیں۔ اِس معاملے میں اماں بھی ابا سے کچھ کم نہیں۔ ابھی چند روز پہلے جب وہ چار دن بخار میں تپتی رہیں تو کھانے کے لیے ابّا تنور سے روٹی لے آتے جو کبھی ہم اچار، کبھی مکھن اور کبھی لال مرچوں کی چٹنی کے ساتھ کھا لیتے۔ مگر میرا اور ننھی کا یونیفارم دھونا اماں کے لیے فرض نماز کے برابر تھا۔

پر سکول....... جب میں پہلی دفعہ جماعت کی چار دیواری میں داخل ہوا تو وہ میرے لیے ایک بے جان عمارت نہ تھی بلکہ میں تو اسے اپنا سب سے اچھا اور پکّا دوست بنانے کا خیال لے کر آیا تھا۔ اور استاد....... اُن سے ملنے کا شوق مجھے اس لیے تھا کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ ہمارے پیارے نبیؐ لوگوں کے سوالوں کے جواب کیسے دیتے تھے، ان کے ذہنوں کو کیسے روشن اور مطمئن کرتے تھے۔ کیونکہ اماں ہمیشہ بتایا کرتی ہیں کہ ہمارے نبیؐ خود کو معلم کہا کرتے تھے، اور استاد کا بہت اونچا رتبہ ہے کیونکہ علم پھیلانا تو سنت ہے، اس لیے استاد کی ہمیشہ بہت عزت کرنی چاہیے۔ پر نہ تو سکول نے مجھ سے دوستی کی اور وہاں جو شخص پڑھانے آتا ہے یا تو استاد نہیں یا پھر اماں غلط کہتی تھیں۔ باقی سب سوال تو پتہ نہیں کہاں اُڑ گئے سوائے ایک کے...... کیا سکول مجھ سے کبھی دوستی نہیں کرے گا اور کیا میں کبھی استاد سے نہیں مِل سکوں گا؟ رات کو آسمان پر اپنے دوست تاروں سے باتیں کرتے ہوئے میں ان سے ہمیشہ کہتا ''پیارے تارو! تم اللہ جی سے قریب ہو اور مجھ سے زیادہ روشن ہو، اس لیے ان سے سفارش کرو کہ مجھے دوست سکول اور سچ مُچ کا استاد دیں۔''

باہر بَس کے انجن کا شور سنائی دیا تو ہم سب کی گردنیں دروازے کی طرف مڑ گئیں اور آنکھوں میں ایک چھوٹا سا سوالیہ نشان تھا۔ پتہ نہیں کیوں ماسٹر صاحب نے جلدی سے ہاتھ میں تھاما ہوا ڈنڈا میز کے نیچے چھپا دیا۔ اتنے میں ایک شہری خاتون ہماری کلاس کے دروازے پر نمودار ہوئیں۔ پاؤں میں

بوٹ ، سادہ سفید شلوار قمیص پر خوبصورت رنگوں کا ڈوپٹہ، ہلکی سے مسکراہٹ اور دو ستاروں جیسی چمکتی آنکھیں۔'' آیئے صبا بی بی..... یہ صبا بی بی ہیں ..... بہت بڑی خاتون ہیں..... ارے نالائقو کھڑے کس لئے.......؟''

''ماسٹر صاحب! رہنے دیجیے اور اگر آپ کی اجازت ہو تو ان پیارے پیارے بچوں سے میں خود بات کرلوں'' ۔۔۔''پیارے دوستو ! میں آپ کی دوست صبا ہوں کیا آپ میرے سے دوستی کریں گے؟'' اُن خاتون نے نرم آواز میں ہم سے پوچھا ۔''جی ضرور'' پہلی دفعہ میں نے سکول میں سچے دل سے اپنی مرضی کا جواب دیا تھا۔''اچھا! تو اب یہ بتائیں کہ کیا آپ کو پڑھنے میں مزہ آتا ہے؟ اور کون کون شوق سے کہانیاں پڑھتا ہے؟''۔ مجھے ایسے لگا جیسے سکول پر سے کسی جادوگر کا جادو ٹوٹ گیا ہو۔ سکول میں ہم سے ہماری پسند اور نا پسند کے بارے میں سوال کیے جا رہے تھے۔ اپنی سوچ کے اظہار کا حق........ پہلی دفعہ میں نے اس کا مزہ محسوس کیا۔

پھر صبا آپا نے بتایا کہ ہماری ایک اور دوست کلاس سے باہر ہمارا انتظار کر رہی ہے وہ کچھ بڑی ہے اس لیے دروازے سے اندر نہیں آسکتی۔ کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا تھا...... دو بڑی بڑی ستاروں جیسی آنکھیں اور صبا آپا جیسی ہلکی سی مسکراہٹ اور رنگ بالکل سفید .... اس پر شوخ رنگوں سے لکھا تھا... The Story Teller. ...اور اندر کتابیں ہی کتابیں تھیں۔'' تو بچو! یہ ہے آپ کی نئی دوست The Story Teller یعنی کہ داستان گو..... الف لیلیٰ کی موبائل لائبریری .... جو کہ بہت دور لاہور سے چل کر آپ سے ملنے متھرا پور آئی ہے''۔ اور یوں صبا آپا نے ہماری ایک انوکھی دوستی کرائی۔ اس کے بعد ہم سب کو دس دس کے گروپ میں بانٹ دیا گیا اور باری باری اس انوکھی لائبریری کی اندر سے سیر کرائی گئی ۔ جب میں نے اپنا پہلا قدم بس کے اندر رکھا تو اتنی زیادہ کتابیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ چھت پر بنی مزے مزے کی تصویریں اور اندر جگہ جگہ چسپاں پوسٹرز ۔کیا دنیا میں کوئی جگہ اتنے مزے کی، اتنی رنگین، اتنی خوبصورت اور اتنی انوکھی ہوسکتی ہے ؟ میں ابھی تک خود کو بھی یقین نہیں دلا پایا تھا۔

اور یوں میری داستان گو سے پکی دوستی ہوگئی۔ ہم سب کے لائبریری کارڈز بنائے گئے اور ہم نے اپنی پسند کی ایک ایک کتاب لی۔ پھر صبا آپا نے بتایا کہ وہ ہر مہینے اسی دن آیا کریں گی۔''مگر صرف ایک دن کیوں روز کیوں نہیں؟'' پتہ نہیں میرے دماغ پر لگا تالا کب کھل گیا تھا جو میں نے سوال کر ڈالا۔ سکول کی عمارت میں سوال..... میں خود اپنی اس جرأت پر حیران رہ گیا ۔''پیارے دوست ! کیونکہ داستان گو نے آپ کے ضلع ننکانہ کے چالیس سکولوں کے چار ہزار بچوں سے دوستی کی ہے اور ان سب سے بھی ملنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لیے اب یہ ہر سکول میں مہینے میں ایک دفعہ آیا کرے گی''۔''صبا آپا! کیا آپ کے پاس ایک اور موبائل لائبریری نہیں ہے تاکہ کچھ سکولوں میں وہ جا سکے؟''۔

میں اب تک سمجھ رہا تھا کہ شاید داستان گو کے پاس میرے دماغ پر لگے تالے کی چابی تھی مگر بشیر کے سوال سے مجھے اندازہ ہوا کہ داستان گو کے پاس تو ننھے دماغوں کو کھولنے کا جادو ہے۔''نہیں بچو ! داستان گو آپ کے ملک کی اکلوتی موبائل لائبریری ہے ، ہاں الف لیلیٰ کوشش کر رہا ہے کہ اس جیسی اور لائبریریاں بنائی جائیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ بچوں کا کتابوں سے رشتہ قائم کرسکیں''۔

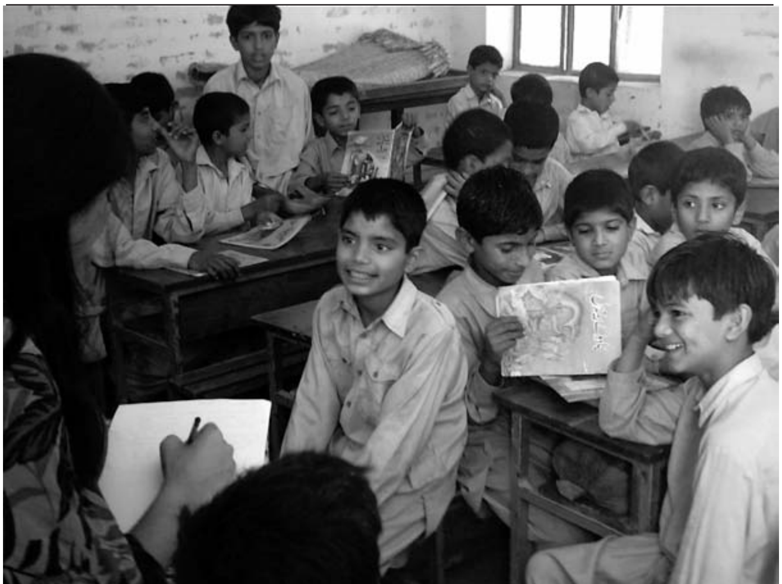

اب داستان گو ہر مہینے کتابوں کے ساتھ ساتھ ہر دفعہ کوئی منفرد سرگرمی لے کر آتی ہے۔ کبھی تو ہم مل کر آرٹ کا کوئی کام کرتے

ہیں ،کبھی مزے کی کہانیاں سنتے ہیں اور تب تو بے حد مزہ آتا ہے جب ملٹی میڈیا سکرین پر ''مینا کی کہانیاں'' دیکھتے ہیں۔

اس دفعہ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد میں سکول آیا تو باہر ایک بڑا سا رنگ برنگا بورڈ لگا تھا ''ہمارا سکول پیارا سکول''اور سکول بھی کچھ چمک رہا تھا۔معلوم ہوا کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں داستان گو سکول کو پینٹ کا اور بورڈ کا تحفہ دے کر گئی ہے۔ جب میں اپنی کلاس میں داخل ہوا تو حیران رہ گیا۔ شاید میں کہیں اور آ گیا تھا۔ اتنے میں ماسٹر صاحب کی شفیق آواز سنائی دی ''عالم بیٹا! یہ کمپیوٹر اور آرٹ کے سامان سے بھری الماری تمہاری دوست داستان گو تم لوگوں کے لیے دے کر گئی ہے یہ تمہارا کمپیوٹر اور آرٹ / لکڑی کے کام کا کلب ہے۔ اب تم پڑھائی کے ساتھ ساتھ یہ ہنر بھی سیکھ سکتے ہو۔''

'' بھائی! پتہ ہے آج مِس نے ہمارے ساتھ بڑے مزے کا کھیل کھیلا۔ ان کے پاس ایک بڑا سا کالا کپڑا تھا جو انہوں نے دیوار پر لٹکا دیا۔ پھر ہمیں 'ا' سے لے کر 'ڈ' تک کے حروف دیئے۔اور کہا ''پیارے بچو! آپ کے پاس جو رنگین حروف ہیں وہ اِس کپڑے پر ترتیب سے لگائیں۔'' پتہ ہے بھائی اس کپڑے میں جادو تھا۔ جب ہم حرف اس پر لگاتے تھے تو وہ چپک جاتا تھا۔ آج ہمیں پڑھنے میں بڑا مزہ آیا۔ مِس بتا رہی تھی کہ یہ تحفہ داستان گو نے دیا ہے اور داستان گو نے ہماری مِس کو بچوں کو کھیل کھیل میں پڑھانے کے طریقے بھی بتائے ہیں۔'' شبنم نے آج سکول سے واپسی پر میرے ایک اور سوال کا جواب دے دیا تھا۔ اب میرا دل مسکرا رہا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ ننھی شبنم کبھی بھی سکول جانے سے نہیں تھکے گی۔

روز کی طرح ایک اور روشن صبح ، صاف ستھرا سپاہی کی وردی جیسا یونیفارم، اور سکول کا بستہ جس میں تھی داستان گو کی طرف سے ایشو کی گئی کہانیوں کی کتاب۔ چار اچھلتے کودتے پاؤں، مٹی کے سوتے ہوئے ذروں کو نیند سے جگاتے ، جب ایک میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تو ان کا ہنستا مسکراتا دوست ''ہمارا سکول پیارا سکول'' صبح بخیر کہہ رہا تھا۔ گاڑی کے انجن بند ہونے کی آواز سن کر ماسٹر صاحب نے کہا '' لو بھئی بچو! ہماری دوست تو آ گئی۔ اب کیا خیال ہے باقی سوال اس سے ملاقات کے بعد حل کرتے ہیں۔''

جب میں باہر نکلا تو اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا داستان گو نے مسکراتے ہوئے پوچھا '' کیوں بھئی عالم میاں ! اب تو سکول سے پکی دوستی ہو گئی نا۔ اور تم فکر نہ کرو ، الف لیلیٰ ٹیچر ٹریننگ ٹیل اساتذہ کی ایک ٹریننگ سیریز کر رہا ہے جس کا پہلا مرحلہ تو مکمل ہو گیا ہے، جلد تمہیں سچ مچ کا استاد بھی مل جائے گا۔'' ''پیاری دوست! میں تمہیں کیا دے سکتا ہوں'' عالم نے پوچھا۔ ''سچی خوشی'' داستان گو نے جواب دیا۔ عالم نے پوچھا ''وہ کیسے؟'' ''میں نے تمہارا کتابوں سے جو مضبوط رشتہ قائم کیا ہے اس کو کبھی ٹوٹنے نہ دینا .... وعدہ ؟'' داستان گو نے مسکراتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ''پکا وعدہ اور پتہ ہے پیاری دوست ! اب مجھے ستاروں سے سفارش نہیں کروانی پڑتی کیونکہ اب میری آنکھیں بھی اتنی ہی چمکتی ہیں۔'' عالم کی چمکتی آنکھوں نے داستان گو کو ان ہزاروں بچوں کی یاد دلا دی جو اس روشنی کا انتظار کر رہے ہیں۔

سمتیں جگہیں اور سڑکیں

نگہت حسن

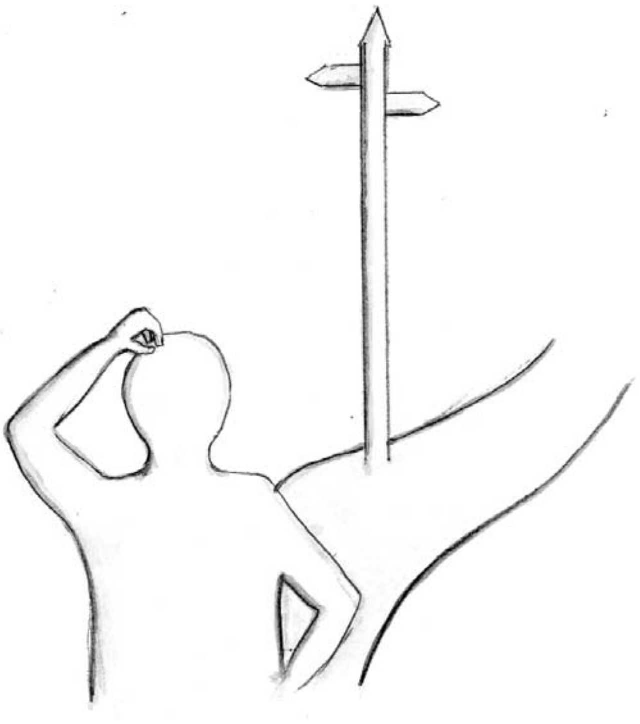

چھوٹے بچوں کو سمتوں کے بارے میں پڑھانا اور سمجھانا ایک استاد کے لئے خاصہ مشکل کام ہے ۔ ابتدائی جماعتوں میں بچوں کو سرگرمیوں کے ذریعے سے دائیں ، بائیں ، آگے، پیچھے، سامنے ، اوپر اور نیچے جیسے تصورات سے روشناس کروایا جائے ۔ جب بچے ان تصورات و الفاظ سے آگاہی حاصل کرلیں تو پھر انہیں قدرے مشکل سرگرمیوں میں شامل کیا جائے ۔

آپ کی سہولت کے لئے سمتوں سے متعلق چند سرگرمیاں پیش کی جارہی ہیں۔

عنوان: میرا کمرہ جماعت

جماعت : کچی تا دوم

مقصد:

بچوں کو دائیں ،بائیں ، آگے اور پیچھے کے تصورات سے آگاہ کرنا اور انہیں یہ سمجھانا کہ ایک چیز کے حوالے سے دوسری چیز کی سمت کے بارے میں بتانے کے لئے کیا زبان استعمال کی جائے۔

ضروری اشیاء :

کچھ نہیں

کیا کرنا ہے :

☆ پہلے آپ خود بچوں سے بات چیت کا آغاز کریں اور انہیں کمرہ جماعت کی چیزوں اور ان کی ترتیب سے آگاہ کریں ۔مثلاً آپ بچوں کو بتائیے کہ آپ کی میز کے دائیں جانب آپ کی کرسی رکھی ہے ۔ ہر چیز کی جانب اس کا نام لیتے ہوئے اشارہ کریں اور سمت بتاتے ہوئے اس سمت کا نام بھی لیں۔

☆ جب بچے دائیں ، بائیں اور آگے ، پیچھے جیسی سمتوں سے واقف ہو جائیں تو پھر انہیں بھی موقع دیں کہ وہ ایک دوسرے کو اپنے اطراف موجود اشیاء کے بارے میں بتا سکیں کہ فلاں چیز ان کے کس جانب ہے ۔ ابتداء میں بچوں کو اپنی ذات کا محور بنا کر چیزوں کے نام لینے دیں ۔ مثلاً ایک بچہ ارسلان کہہ سکتا ہے کہ ’ ثمینہ میرے بائیں جانب بیٹھی ہے ۔‘ یا ’ نادر کی کرسی میرے پیچھے ہے ۔‘

☆ جب بچے اس سرگرمی پر عبور حاصل کرلیں تو آپ ان سے کمرہ جماعت کی دیگر اشیاء کے بارے میں گفتگو کریں ۔بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ آپ کو کمرے کی ترتیب یا نقشہ کے بارے میں بھی کچھ بتا سکیں ۔مختلف سوالات کے ذریعے بچوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کریں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ بچے سمتیں بتانے میں کسی الجھن کا شکار نہ ہوں ۔ مثلاً اگر بچوں سے پوچھا جا رہا ہے کہ ’کمرے میں کھڑکی دروازے کی بائیں جانب ہے یا دائیں ؟‘ تو

بچوں سے کہا جائے کہ وہ ایسے کھڑے ہوں کہ دروازہ اور کھڑکی ان کے سامنے ہوں تو بچے کسی الجھن کا شکار نہ ہوں گے ۔

عنوان : میں کہاں ہوں

جماعت : اول تا سوم

مقصد:

بچوں کو سمتوں کے تصورات سے آگاہ کرنا

ضروری اشیاء :

بچوں کے نئے اور پرانے کھلونے (پھل، سبزیوں ، باورچی خانے اور دیگر گھریلو سامان کے کھلونے ماڈلز اور تصاویر)

کیا کرنا ہے :

☆ بچوں کو یہ سرگرمی کروانے سے ایک یا دو دن پہلے ہی اس سرگرمی کے بارے میں بتا دیجئے کہ آپ سب مل کر ایک رول پلے میں حصّہ لیں گے جس میں ایک فرضی بازار بنایا جائے گا ۔

☆ بچوں سے سوال کریں کہ وہ ایک بازار میں کیا دیکھتے ہیں ؟ کن چیزوں کی دکانیں ہوتی ہیں ؟ انہیں دکانیں کس ترتیب سے لگی ہوئی نظر آتی ہیں ؟ کیا بازار میں گلیاں اور سڑکیں بھی ہوتی ہیں ؟ بچوں کو موقع دیں کہ وہ کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں ۔

☆ جب بچوں کے ذہنوں میں بازار کا تصور اچھی طرح واضح ہو جائے تو ان سے کہئے کہ وہ اس فرضی بازار میں رکھنے کے لئے اپنے گھر سے کیا چیزیں لا سکتے ہیں ۔ (اس سلسلے میں آپ کو بہت محتاط ہونے کا ضرورت ہے ، بچوں کو سمجھایئے کہ وہ گھر سے کوئی بھی چیز لانے سے پہلے اپنی امی کو اس بات سے آگاہ کریں)

☆ اگر آپ کے پاس ٹی آرسی کا تخلیق کردہ پہلا تعلیمی بستہ موجود ہے تو آپ کو تمام مطلوبہ سامان اس بستہ میں سے مل سکتا ہے یا اگر آپ نے اپنی جماعت میں گوشے(learning corners) ترتیب دیئے ہوئے ہیں تو اس سرگرمی کے لئے گوشوں کا سامان استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

☆ جس دن آپ یہ سرگرمی کروانا چاہیں اس دن کمرہ جماعت یا کسی کھلی جگہ میں بچوں کی مدد سے ان کی اور اپنی جمع کی گئی اشیاء کی مدد سے ایک فرضی بازار تشکیل دیں۔

☆ دکانیں بنانے کے لئے بچوں کی میز کرسیاں استعمال کریں ۔ ایک دکان میں ایک طرح کی چیزیں ترتیب دیں ۔ سوالات کے ذریعے سے بچوں کو ہر مرحلہ اور فیصلہ میں شریک رکھیں ۔ مثلاً ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ فرنیچر کی دکان میں کون سی اشیاء رکھی جائیں۔

☆ دکانوں کے درمیان مناسب جگہ چھوڑ کر گلیاں اور سڑکیں نمایاں کریں ۔

☆ کچھ بچوں کو دکاندار بنائیں ۔

☆ باقی بچوں کو (مختلف سائز کے گروپس میں تقسیم کریں ؛ مثلاً ۴، ۳، ۲ یا پھر کچھ بچوں کو اکیلے ہی دکانداری کرنے دیں) خریدار بنائیں ۔

☆ بچوں کو رول پلے کے لئے ڈائلاگ خود ہی بنانے دیں ۔ ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ وہ آپس میں اس قسم کے جملے بولیں ؛ ' پھل کی دکان برتنوں کی دکان کے سامنے ہے ۔' یا کوئی بچہ یہ رول پلے کرسکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے بچے کو موبائل فون پر یہ سمجھا رہے کہ میں بازار میں کس جگہ کھڑا ہوں اور ان تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔

عنوان : تصوراتی سفر

جماعت : سوم تا پنجم

مقاصد :

- بچوں کو پاکستان کے نقشہ اور جگہوں کی بارے معلومات فراہم کرنا
- بچوں کی تصوراتی اور تخلیقی مہارتیں اجاگر کرنا

ضروری اشیاء :

اٹلس
پاکستان کا نقشہ
پاکستان کے مختلف مناظر کی تصاویر
شوخ رنگ کے کپڑے یا قالین کے ٹکڑے (گروپس کی تعداد کے مطابق)

کیا کرنا ہے :

☆ بچوں سے پاکستان کی مختلف جگہوں کے حوالے سے سوالات کریں۔ ان میں سے یقیناً کئی بچے ایسے بھی ہونگے جنہوں نے

پاکستان کے تفریحی مقامات کی سیر کی ہوگی ۔کچھ بچوں کو اپنے عزیزوں کے پاس دوسرے شہروں یا علاقوں میں جانے کا بھی اتفاق ہوا ہوگا ۔ ایسے بچوں کو دوسروں کے سامنے اپنے تجر بات بیان کرنے کا موقع دیں ۔

☆ بچوں کو اٹلس کے ذریعے پاکستان کے نقشہ کا جائزہ لینے دیں اور یہ دیکھنے دیں کہ کون سی جگہ کس صوبہ میں اور کس مقام پر واقع ہے ۔

☆ پاکستان کا نقشہ دکھاتے ہوئے بچوں سے مختلف سوالات پوچھئے ۔

☆ پاکستان کے مناظر کی تصاویر بچوں کو دکھاتے ہوئے ان سے سوال پوچھئے کہ اگر وہ آنکھیں بند کر کے ان جگہوں کے بارے میں سوچیں تو وہ خیالوں میں کیا دیکھیں گے ؟

بچوں سے کہئے کہ وہ گروپ میں کام کریں گے ۔ بچوں کے ۴ یا ۶ گروپس بنائیں ۔

☆ ہر گروپ کو قالین کا ایک ٹکڑا دیں ۔ بچوں کو ہدایت دیں کہ وہ باری باری قالین کا یہ ٹکڑا لیں ، آنکھیں بند کریں اور یہ سوچیں کہ یہ جادو کا قالین ہے ، اب جس جگہ وہ جانا چاہتے ہیں یہ جادو کا قالین انہیں اس جگہ پہنچا دے گا ۔ چند لمحے آنکھیں بند رکھیں اور اس جگہ کے متعلق سوچیں کہ وہ کیسی جگہ ہے ۔ اس کے اطراف کے بارے میں بھی سوچیں ۔ اب آنکھیں کھول کر گروپ کے باقی بچوں کو اپنے تصوراتی سفر کے بارے میں بتائیں ۔ اپنی گفتگو کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے بیان سے دوسرے بچے بھی سمتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے خیالوں میں اس منظر کی تصویر کشی کر سکیں ؛ مثلاً میں ایک وادی میں ہوں میرے سامنے اونچے، اونچے پہاڑ ہیں۔ پہاڑوں کے آگے کچھ کچے مکانات ہیں اور ان مکانوں کے دائیں جانب ایک ندی بہہ رہی ہے ۔

☆ ہر گروپ میں ہر بچے کو جادو کے قالین پر بیٹھ کر تصوراتی دنیا میں جانے کا اور پھر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔

اضافی سرگرمی :

☆ اس بنیادی سرگرمی کے بعد بچوں سے جادو کے قالین کی ڈ رائنگ کر وائی جا سکتی ہے ۔

☆ مختلف رنگ ، ساخت اور بناوٹ کی چیزیں اور پینٹ وغیرہ کے ذریعے قالین کا کولاج بنائیں ۔

☆ بچے ایک کاغذ پر thought bubbles بنا کر دائرے میں اپنے تصوراتی سفر کے بارے میں تحریر کر سکتے ہیں کہ وہ جادو کے قالین پر کہاں گئے تھے اور انہوں نے کیا دیکھا اور ان کا دوسرا سفر کس جگہ کا ہوگا۔

راستہ تلاش کیجیئے

یہ ایک چھوٹے سے اسکول کا نقشہ ہے۔

☆ کمرہ جماعت اول سے ہال کی طرف جانے والے راستے کو سبز لائن سے ظاہر کریں۔

☆ کمرہ جماعت ششم سے میڈیکل روم کی طرف جانے والے راستے کو سرخ لائن سے ظاہر کریں۔

☆ کمرہ جماعت دوم سے اسٹاف روم کی طرف جانے والے راستے کو نیلی لائن سے ظاہر کریں۔

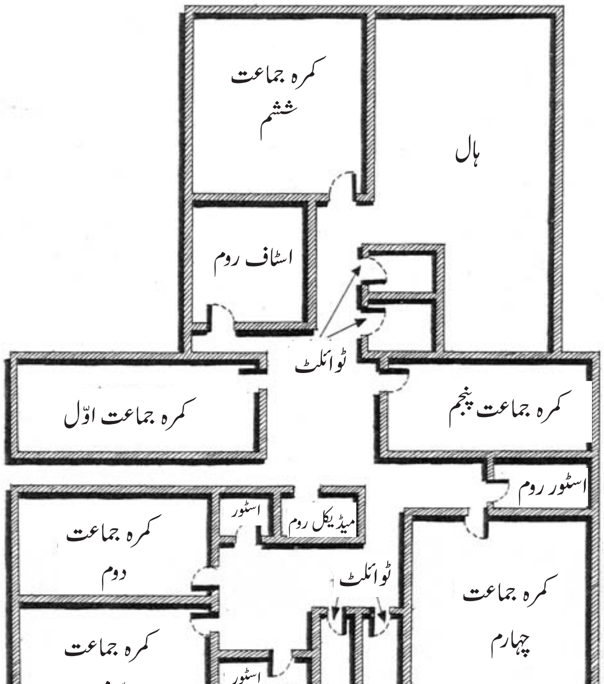

نقشہ پڑھنے کے بنیادی اصول

عذرا عقیل

پاکستان اور خاص طور پر شہر کراچی کے لوگ نقشہ کا استعمال اپنی روزمرہ زندگی میں بالکل ہی نہیں کرتے اور نہ ہی ہمیں نقشہ پڑھ کر کسی مقام کو تلاش کر کے اور اس تک پہنچنے کی عادت ہے۔ ہم تو لوگوں سے پوچھ کر اپنا گزارہ کرتے ہیں اور اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں ۔ اسی وجہ سے جب کسی جگہ کا پتہ معلوم کیا جائے تو سمتوں کا تعین کرتے ہوئے صحیح طور سے پتہ نہیں سمجھا سکتے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم نقشوں کا استعمال کرنا سیکھیں اور اس سے نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں بلکہ دوسروں کی رہنمائی بھی کریں۔

جب ہم کسی نقشے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو سب سے پہلے اس کا عنوان اور پھر اس کے scale (یعنی نقشے کے طول وعرض وغیرہ کا تناسب) پر غور کرنا چاہیئے۔ عنوان (Title) تو آپ کو بتائے گا کہ نقشہ کس جگہ یا چیز کا ہے اور Key یعنی نقشے میں استعمال ہونے والی علامات کی فہرست اور تشریح بتائے گی کہ نقشے میں استعمال ہونے والی مختلف علامات اور رنگوں سے کیا مراد ہے؟ آپ کو نقشے پر scale بھی ملے گا جو آپ کو بتائے گا کہ ایک جگہ کا دوسری جگہ کا فاصلہ کتنا ہے؟ ہر نقشے پر ایک تیر کا نشان بنا ہوتا ہے جس کا رخ شمال کی طرف ہوتا ہے ۔ یہ نقشے پر مختلف سمتیں معلوم کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

سرگرمی :

صدف کی دوست کو صدف کے کمرے میں سمتوں کا یہ خاکہ نظر آیا۔ جس کی مدد سے وہ یہ معلوم کرسکتی ہے کہ صدف کے کمرے میں کون سی چیز کس جگہ ہے ۔
کیا آپ بھی بتا سکتے ہیں ۔

۱۔ مشرق میں کیا چیز ہے؟
۲۔ مغرب میں کیا چیز ہے؟
۳۔ شمال میں کیا چیز ہے؟
۴۔ جنوب میں کیا چیز ہے؟

Source: Mapwork-1 by
F. David and S. Mandy

کیڑے مکوڑے

رینگتے، بل کھاتے ان جانوروں کی شناخت اور حفاظت کیسے کریں ؟

کیڑے مکوڑوں کو حشرات الارض بھی کہا جاتا ہے ۔ ان کا شمار نہایت چھوٹے جانوروں میں ہوتا ہے ۔ ان میں چیونٹیاں ، ٹڈے ، مکھی ، مچھر ، شہد کی مکھی ، جگنو وغیرہ شامل ہیں ۔ آپ ان کے علاوہ اور کتنے اڑنے اور رینگنے والے جانوروں کے نام لے سکتے ہیں ۔کیا آپ نے ان میں سے کسی کو پکڑنے کی کوشش کی ؟ یقیناً آپ نے تتلی تو پکڑی ہی ہوگی ۔آپ کیڑوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ تو جانتے ہی ہونگے ؟ کیا آپ نے ان کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کی ؟

آیئے ہم آپ کو ان ننھے منے جانداروں کے بارے میں مزید معلومات مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیڑے ہماری فصلوں کے لئے نہایت مفید ہیں ۔ یہ کاشت کے لئے مٹی کو زرخیز بنانے میں مدد دیتے ہیں ۔بہت سی مچھلیوں اور پرندوں کی غذائی ضروریات کا انحصار بھی انھی کیڑوں پر ہے ۔ اگر چہ کچھ ایسے بھی ہیں جن سے ہماری فصلوں اور کاشت کو نقصان پہنچتا ہے یا پھر یہ ہمارے کپڑوں اور قالینوں کو کاٹ ڈالتے ہیں ۔کیا آپ نے اپنی امی یا کسی اور کو یہ کہتے سنا ہے کہ فلاں کپڑے میں کیڑا لگ گیا ؟ آپ کو کتاب میں کیڑا دیکھنے کا اتفاق بھی ہوا ہوگا ۔ یہ کیڑا کتاب میں ہی پایا جاتا ہے اور یہ روپہلی رنگ کا چھوٹی سی مچھلی کی مانند ہوتا ہے ۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ بہت زیادہ کتابیں پڑھنے والے کو بھی 'کتاب کا کیڑا' کہا جاتا ہے ۔

اساتذہ سے گزارش ہے کہ وہ 'عملی کام' کے سلسلے میں طلباء کی ہر ممکن مدد کریں۔

عملی کام کے لئے :

ہوشیار اور چوکنا رہیئے ، دیکھئے کہ آپ کے اطراف میں کیا ہو رہا ہے ۔ خطرناک جگہوں اور سڑک سے دور رہیئے۔ جہاں ممکن ہو کسی بڑے کی مدد حاصل کیجئے ۔ ہر کام سے پہلے انہیں ضرور آگاہ کیجئے کہ آپ کہاں اور کیا کرنے جا رہے ہیں ۔ جب آپ عملی کام سے فارغ ہو جائیں تو پکڑے ہوئے کیڑے کو فوراً آزاد کر دیں یاد رکھیں کہ یہ بھی جاندار ہیں ۔

کیڑے کا باریک بینی سے مشاہدہ کرنے کے لئے آپ محدّب عدسہ کا استعمال بھی کر سکتے ہیں ۔

خیال رکھیں کہ ہر کیڑے کو پکڑنے کی کوشش نہ کریں ۔ یہ زہریلے بھی ہو سکتے ہیں ۔

کیا آپ نے گھاس میں پھدکتے ہوئے ٹڈے دیکھے ہیں ؟

ٹڈوں کی اقسام میں زیادہ تر ٹڈے ہرے رنگ کے ہوتے ہیں ۔ کچھ کتھئی یا سلیٹی بھی ہوتے ہیں ۔ ان کا رنگ انہیں درختوں اور گھاس میں چھپنے میں مدد دیتا ہے ۔اگر غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ان کی پچھلی ٹانگیں اگلی ٹانگوں کی بہ نسبت مضبوط اور بڑی ہوتی ہیں جو انہیں لمبی چھلانگ لگانے میں مدد دیتی ہیں ۔

نرم پودے اور گھاس پھوس ٹڈوں کی مرغوب غذا ہے ۔

کیا آپ نے کبھی کوئی ٹڈہ پکڑا ہے؟ آیئے ہم آپ کو انہیں پکڑنا بھی سکھائیں ۔ انہیں دیکھنے اور پکڑنے کے لئے آپ کو کسی باغیچہ یا ایسی جگہ جانا ہوگا جہاں گھاس اور پودے بھی لگے ہوئے ہوں ۔

عملی کام:

ا۔ ٹڈے پکڑنا بہت مشکل کام ہے ۔ یہ نہایت پھرتی سے پھدک کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا پہنچتے ہیں ۔ اور آپ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں ۔ ایک صاف شفاف بوتل لیجئے اور ٹڈے پکڑنے کے لئے تیار ہو جایئے ۔آپ کھلی جگہ میں ان کا گانا بھی سن سکتے ہیں کیونکہ شاید وہ آپ کی بوتل میں گانا گانے سے شرمائیں ۔بہت سے ٹڈے گانا گانے کے دوران اپنی ٹانگیں اور پر آپس میں رگڑتے ہیں ، آپ کو لگے گا کہ شاید یہ ڈانس بھی کر رہے ہیں ۔ یہ گرم دن میں زیادہ چست ہوتے ہیں ۔ آپ انہیں ابر آلود اور قدرے ٹھنڈے دن میں پکڑنے کی کوشش کریں ۔ جیسے ہی آپ دیکھیں کہ کسی ٹڈے نے ہوا میں چھلانگ لگائی ، آپ فوراً ہی اسے اپنے ہاتھوں کا پیالہ بنا کر پکڑ لیں ۔ٹڈے خود کو نامحفوظ سمجھنے پر اپنے منہ سے کتھئی یا سیاہ رنگ کا لعاب خارج کرتے ہیں، آپ کو اس لعاب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب آپ کسی ٹڈے کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو اسے ایک شفاف بوتل میں بند کر دیں ۔ اسے کھانے کے لئے تجرباتی طور پر مختلف اقسام (جہاں سے آپ نے اسے پکڑا تھا اس جگہ کی گھاس سے شروع کریں) کی گھاس اور بوٹیاں مہیا کریں یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اس کی پسندیدہ گھاس کون سی ہے ۔جب وہ کھا رہا ہو تو مشاہدہ کریں اس کے جبڑے کس طرح آگے اور پیچھے کی جانب حرکت کرتے ہیں نہ کہ اوپر اور نیچے ، جیسا کہ ہمارے جبڑے ۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے کیڑے ہیں جو آپ کی تلاش میں رہتے ہیں؟

کچھ کیڑے ایسے بھی ہیں جنہیں تلاش کرنے کی زحمت سے آپ بچ جائیں گے ۔ یہ کیڑے آپ کی تلاش میں آپ تک خود آ پہنچیں گے ۔ جی ہاں ! مکھی ، مچھر اور اسی قسم کے اڑنے والے دوسرے کیڑے ۔ مچھر ایک ایسا کیڑا ہے جو آپ کا خون چوستا ہے ۔

کیا آپ کو معلوم ہے ؟

مکھی ، مچھر اڑتے ہوئے آ کر آپ کے جسم پر بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ انہیں پیاس لگتی ہے اور یہ آپ کا پسینہ پیتے ہیں۔

Adapted from:

The Bug Book, by Dr. Hugh Danks

شمولیتی تعلیم

گزشتہ شمارے میں آپ نے شمولیتی تعلیم سے متعلق نوسنہرے اصولوں کے دوسرے اصول 'ابلاغ' کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ جس میں تعلیمی حوالے سے ابلاغ کی اہمیت پر بات چیت کی گئی تھی ۔ ذیل میں دیئے گئے نوسنہرے اصولوں پر ایک نظر ڈالنے سے آپ جان سکیں گے کہ اس شمارے میں ہم شمولیتی تعلیم کے تیسرے اصول 'کمرہ جماعت کا نظم ونسق' پر بات کریں گے۔

آپ میں سے جو افراد شمولیتی تعلیم کے بارے میں مزید پڑھنا چاہتے ہیں وہ ٹی آرسی سے رجوع کر سکتے ہیں۔

کمرہ جماعت کا نظم ونسق

کمرہ جماعت کی ترتیب بچوں کی تعلیم میں معاون ہوسکتی ہے یا رکاوٹ بھی ڈال سکتی ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بہت سی چیزوں پر آپ پہلے ہی سے عمل پیرا ہوں ۔لیکن پھر بھی آپ کی یاد دہانی کے لئے چند مشورے دیئے جا رہے ہیں ۔

☆ خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو استاد اور تختہ تحریر سے قریب ترین بیٹھنے کا موقع دینا چاہیے ۔

☆ کمرہ جماعت کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہو جس میں بچے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں، خصوصاً وہ بچے جو چلنے یا دیکھنے کی کسی بھی تکلیف ، بیماری یا معذوری کا شکار ہیں ۔ جس طرح کچھ بچوں کو دیکھنے کے لئے اضافی روشنی کی ضرورت پڑسکتی ہے بالکل اسی طرح کچھ بچوں کی آنکھیں زیادہ روشنی کے سلسلے میں حسّاس بھی ہوسکتی ہیں۔

☆ بچوں کی میز اور کرسیاں گروپس کی شکل میں ترتیب دیں تا کہ بچے آسانی کے ساتھ اپنا کام کرسکیں اور انہیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا موقع مل سکے ۔ تا کہ وہ ایک دوسرے کو بہتر انداز سے جان سکیں اور قریب بھی آ سکیں ۔

☆ اگر جگہ اجازت دے تو کمرہ جماعت میں ایک ایسا گوشہ ترتیب دیں جس میں آپ بوقتِ ضرورت مخصوص وقت میں چند بچوں کے چھوٹے گروپس میں کام کرسکیں یا پھر 'ایک وقت میں ایک' کی بنیاد پر کام کر سکیں۔ اس گوشہ کو کسی عارضی پارٹیشن یا اسکرین کی مدد سے علیحدہ بھی کیا جا سکتا ہے تا کہ جن بچوں کے ساتھ کام کیا جا رہا ہے وہ کھل کر آپ سے بات چیت کرسکیں اور جماعت کے دیگر بچے اور وہ ایک دوسرے کے کام میں کسی بھی حوالے سے مداخلت کا باعث نہ بنیں ۔

☆ سرگرمیوں کی بے شمار اقسام پہلے سے ہی ایسے بچوں کے لئے تیار کر کے رکھ لی جائیں جو اپنا کام اپنے ساتھیوں سے پہلے مکمل کر چکے ہوں تا کہ انہیں کسی نہ کسی سرگرمی میں مصروف رکھا جا سکے ۔ ایسی سرگرمیوں کے لئے ایک چھوٹا سا لائبریری کا گوشہ تشکیل دیا جا سکتا ہے ۔ اس گوشہ میں بچوں کی پسند کی چند کتابیں ورک شیٹس اور کھلونے رکھے جا سکتے ہیں ۔

☆ چارٹس اور پوسٹرز بچوں کی آنکھوں کی سطح کی مناسبت سے آویزاں کریں بجائے اس کے کہ انہیں دیواروں پر کافی اونچا لٹکا یا جائے ۔ حروف ، تصاویر، علامات اور جملے اتنے نمایاں ہوں کہ تمام بچے انہیں بہ آسانی دیکھ سکیں اور پڑھ سکیں ۔ لکھائی کے لئے مختلف ساخت ، بناوٹ اور سطح (ریگمال ، اون ، لکڑی) کی اصلی اشیاء بھی استعمال کا جاسکتی ہیں تا کہ جو بچے بینائی کی کسی بھی قسم کی تکلیف سے دو چار ہیں وہ چھو کر محسوس کر کے پڑھنے کی کوشش کرسکیں۔

☆ کچھ چیزیں کمرہ جماعت سے باہر بہتر انداز سے سیکھی جاتی ہیں ۔ پودوں اور جانوروں کے بارے میں اسباق اسکول کے گراؤنڈ ، قریبی کھیت یا چڑیا گھر میں پورے کئے جا سکتے ہیں ۔

☆ جو بچے کسی قسم کی سننے یا دیکھنے کی دشواری سے دوچار ہیں وہ اس وقت زیادہ دقت محسوس کر سکتے ہیں اگر ان کی جماعت کے لئے کوئی با قاعدہ کمرہ موجود نہیں ہے ۔ اسکول کو ایسے بچوں کے لئے خصوصی طور پر مناسب کمرہ مہیا کرنا چاہیے ۔

آپس کی بات:

میں نے اپنے گھر سے اپنا ذاتی چھوٹا قالین لا کر لائبریری کے گوشہ میں بچھا دیا ۔ بچوں نے اسے بہت سراہا ۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ بچے قالین کے اس ٹکڑے پر بیٹھ کر کہانیاں پڑھنا پسند کرنے لگے ۔

Adapted from:
Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. UNESCO: 2001

تخلیقی نشو ونما

ربیعہ مینائی

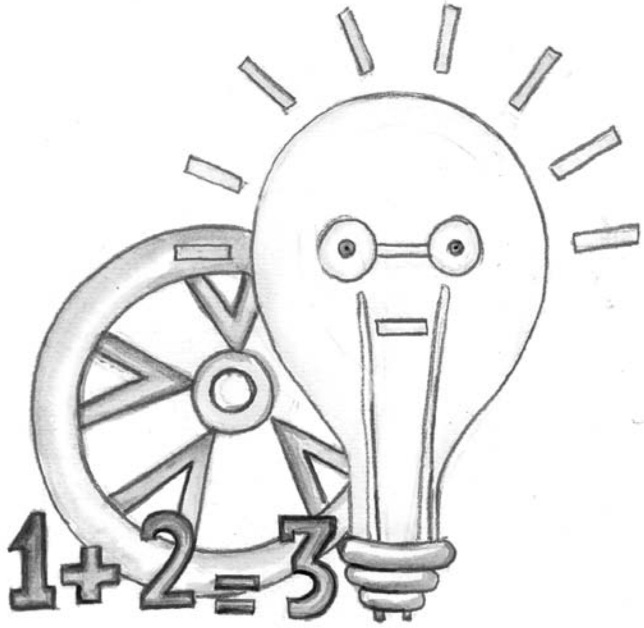

بچوں میں تخلیقی اور تنقیدی نشو ونما مختلف طریقوں سے بڑھائی جاسکتی ہے۔ ان میں سے ایک طریقہ بچوں سے ایسے سوالات کرنا ہے جن سکے متعلق وہ زیادہ سے زیادہ سوچ سکیں اور آپس میں بات چیت کرسکیں ۔ اس مقصد کے لئے آپ کے لئے ایک سرگرمی دی جا رہی ہے ۔

عنوان: اگر ایسا ہوتا تو؟

جماعت: چہارم تا چھٹی

مقصد:
بچوں میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پر وان چڑ ھانا۔

ضروری اشیاء:
کچھ نہیں

کیا کرنا ہے:

☆ یہ سرگرمی کسی ایسے وقت کروائی جاسکتی ہے جب بچے کسی تھکا دینے والے کام سے فارغ ہو چکے ہوں ۔ اس دلچسپ کام کے بعد بچے خود کو چست اور تازہ دم محسوس کریں گے ۔

بچوں سے بات چیت شروع کرتے ہوئے کہیئے کہ 'ذرا سوچیے کہ چیزیں ایسی کیوں ہیں جیسی ہیں؟ کیا کچھ چیزیں مختلف نہیں ہوسکتیں؟ ہاتھی ہوا میں اڑ سکتے تو کیا ہوتا؟ اس صورت میں ہمیں یا ہاتھیوں کو کیا مسائل درپیش آئیں گے۔

☆ اب بچوں کو تین گروپس میں تقسیم کریں ۔ مندرجہ ذیل سوالات میں سے ہر گروپ کو تین سوال دیجئے ۔ (یاد رکھئے، یہ سوالات کلاس میں گفتگو، کے علاوہ تنقیدی اور تخلیقی سوچ کو بڑھائیں گے)

☆ انہیں گروپ میں کام کرنے کے لئے تقریباً ۱۵ منٹ دیں ۔

سوالات کی مثالیں ۔

اگر ایسا ہوتا کہ:

۱۔ جانور ہماری طرح باتیں کر سکتے؟

۲۔ دنیا میں کوئی بلند عمارت نہ ہوتی؟

۳۔ ہم صرف دس تک گنتی جانتے؟

۴۔ آئس کریم کبھی نہیں پگھلتی؟

۵۔ کوئی بھی رات کو نہ سوتا؟

۶۔ چاند کی آنکھیں ہوتیں؟

۷۔ آسمان پر ہر وقت بادل ہوتے؟

۸۔ ہر شخص صرف سچ بولتا؟

۹۔ ہر کسی کا ایک ہی وقت میں موڈ خراب ہوتا؟

۱۰۔ ہر سال صرف ایک ہی موسم رہتا؟ سردی!

۱۱۔ کوئی بھی کام نہ کرنا چاہتا؟

☆ جب تمام گروپس کام سے فارغ ہو جائیں تو انہیں موقع دیں کہ وہ اپنی سوچ کا اظہار کرسکیں۔

غور سے سننے کی اہمیت

اساتذہ عام طور پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ بچے زیادہ تر چیزیں اس لئے نہیں سمجھ پاتے کہ وہ غور سے سن نہیں رہے ہوتے۔ اگر دیکھا جائے تو زیادہ تر بڑے اسی کمزوری کا شکار نظر آتے ہیں۔ دراصل سننے اور سن کر سمجھنے میں خاصا فرق ہے۔

سننا سیکھئے تا کہ آپ سن کر سیکھ سکیں۔تجربے کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ سننا ، سمجھنا اور سوچنا ہی تعلیم کی بنیاد ہے۔یہ سکھانا نہ مشکل ہے نہ وقت طلب۔ اس مقصد کے لئے مختلف مشقیں اور کھیل موجود ہیں جن کو با آسانی کسی بھی وقت کروایا جا سکتا ہے۔

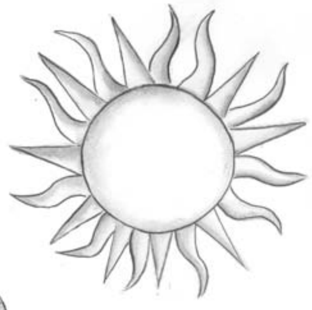

عنوان: ذرا غور سا سنیئے

جماعت: سوم تا چہارم

مقصد:

بچوں میں توجہ کے ساتھ سننے کی صلاحیت کو اجاگر کرنا۔

ضروری اشیاء:

کچھ نہیں

کیا کرنا ہے:

☆ بچوں کو بتائیے کہ غور سے سننا ایک مہارت ہے۔

☆ بہت سے سوالات کون، کیسے، کیوں، کب اور کیا سے شروع ہوتے ہیں۔کئی چھوٹے چھوٹے جملے ان سب سوالات کا جواب دے سکتے ہیں بشرط یہ کہ آپ توجہ کے ساتھ سن رہے ہوں۔

☆ بچوں کو آگاہ کیجئے کہ نیچے دیا گیا جملہ بتا رہا ہے کہ کیا ہوا، کس نے کیا اور کیسے یا کب ہوا؟

☆ بچوں کو بتائیے کہ جملے کو دو دفعہ پڑھا جائے گا اگر آپ توجہ سے سنیں گے تو سارے سوالات کے جوابات دے پائیں گے:

☆ 'منیر کو تیز گاڑی چلانا پسند ہے اس لئے اس نے ایک دوڑ میں حصہ لیا ہے جو قائداعظم کے مزار پر ۶ اپریل کو منعقد کی جائے گی۔'

۱۔ کس نے کچھ کیا؟

۲۔ اس نے کیا کیا؟

۳۔ ریس کب ہوگی؟

۴۔ ریس کہاں پر ہوگی؟

۵۔ اس نے ریس میں حصہ کیوں لیا؟

☆ جب آپ بچوں سے سوال پوچھیں تو اس بات کا مشاہدہ بھی کریں کہ بچوں میں سننے کی صلاحیت کس حد تک موجود ہے۔

☆ روزانہ دن کے کسی بھی وقت بچوں سے مختلف سوال پوچھیں۔آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ بچوں کی بغور سننے کی مہارت پہلے دن کے مقابلے میں کافی حد تک بہتر ہو چکی ہے۔

تعریف برائے اصلاح

عنبرین فاطمہ
قمر بنی ہاشم اسکول

(ایک مکالمہ جو نو سالہ ثنا اور فوزیہ کے درمیان ہوا)

ثنا: دیکھو استانی جی نے میری کہانی پر یہ جگمگاتا ستارہ بنایا ہے۔

فوزیہ: اور ہاں میری کہانی پر انہوں نے شاباش کہا بھی اور لکھا بھی ہے۔ ردا کی کہانی پر لکھا ہے دوبارہ کوشش کریں۔

ثنا: لیکن فوزیہ یہ جگمگاتا ستارہ شاباش اس میں سب سے بہترین کیا ہے؟

محترم اساتذہ اور والدین کیا کبھی ہم نے سوچا کسی کی تعریف کرنا اگر مقصود ہے تو ان تعریفی الفاظ کا سننے والے پر کیا اثر ہو گا جیسا کہ درج بالا مکالمہ جو طالبات کے درمیان پیش کیا گیا ہے۔ ہماری روز مرہ زندگی میں چند الفاظ ہم بڑی فراوانی سے استعمال کرتے ہیں مثلاً شاباش، بہت خوب، زبردست، بہترین وغیرہ۔

لیکن بچوں کے حوالے سے کیا ابھی ہم نے سوچا اس طرح کے تعریفی کلمات ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخش رہے ہیں آیا انہیں کچھ تعمیری سوچنے پر اکسا رہے ہیں یا محض وقتی طور پر دل خوش کرنے کے لئے کافی ہیں۔

درج بالا مکالمہ کو اگر تعمیری تعریف کے زمرے میں لیا جائے تو یقیناً یہ ناکافی تعریف ہے اگر وہ استانی بچوں کی کہانی کو کچھ اس انداز میں سراہتیں تو کیا خوب تھا۔

ثنا: دیکھو استانی جی نے میری کہانی پر اپنی رائے کا اظہار یوں کیا انہوں نے لکھا ہے۔

میری کہانی کا خیال بہت مثبت ہے کیوں کہ کہانی کی ابتداء ہی سے قاری اس میں دلچسپی لینے پر مجبور نظر آتا ہے۔ مکالموں کا استعمال برجستہ ہے۔

کہانی کا اختتام کہانی کی ابتداء سے ایک تسلسل کے ساتھ ہے جو پڑھنے والے کی دلچسپی کو برقرار رکھتا ہے۔

استانی جی نے تجویز کیا ہے کہ میں اچھے مصنفین کی تحریروں کو پڑھوں اس حوالے سے انہوں نے کچھ نام بھی تحریر کیے ہیں امید ہے ان سے میری تحریری صلاحیت کے بارے میں خیالات مجھے آگے بڑھنے میں مدد دیں گے۔

فوزیہ: میری کہانی کے بارے میں استانی جی نے اپنے خیالات کچھ اس طرح بیان کیے ہیں۔

کہانی کا مرکزی خیال ہمارے معاشرے میں ہونے والی بدنظمی کو بہت بہترین انداز میں اجاگر کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس بدنظمی سے نبرد آزما ہونے کی تجاویز بہت متاثر کن ہیں۔ انہوں نے تجویز کیا ہے اس سلسلے میں باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کروں تا کہ معاشرے میں ہونے والی تعمیری اور تخریبی سرگرمیوں سے آگاہ رہوں۔ یہ چیز میری تجزیہ نگاری اور مسائل کو سوچنے اور ان کا حل نکالنے میں معاون ثابت ہوگی۔

انہوں نے کچھ اخبارات اور میگزین کا حوالہ دیا ہے اور ہاں ردا کی کہانی میں انہوں نے اس کی لکھائی کو بہترین بنانے کے لئے کچھ تجاویز تحریر کی ہیں اور ہدایت کی ہے کہ کتب خانے میں موجود کتب کو استعمال میں لا کر اپنی تحریری صلاحیت کو مزید کس طرح بڑھا سکتی ہے۔ یقیناً درج بالا آراء سے کچھ کو اتفاق ہو گا اور کچھ سوال اٹھائیں گے کہ بحیثیت استاد جب تین سے چالیس کے درمیان ہمیں کاپیاں چیک کرنا ہوں تو کہاں ممکن ہے کہ اس طرح کے لمبے چوڑے انداز میں آراء کا اظہار ہو تو میرا سوال ان قارئین سے یہ گا کہ بحیثیت استاد یا والدین۔

- ☆ ہمارے بچوں کی تربیت کرنے کا مقصد کیا ہے؟
- ☆ کیا چند گھسے پٹے تعریفی جملے استعمال کر کے انہیں خود پسند بنانا چاہتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم انہیں تعریف کا محتاج بنانا چاہتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم انہیں تعمیری سوچ دینا چاہتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم انہیں ان کے مقصد سے قریب کرنا چاہتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم ان میں موجود صلاحیت کو خوبصورت انداز میں پروان چڑھانا چاہتے ہیں؟

درج بالا سوالات کی روشنی میں ہمیں اپنا فرض تلاش کر کے فیصلے کرنا ہے اور نہایت مثبت انداز میں سوچتے ہوئے کوئی حل دریافت کرنا ہے۔

اردو زبان اور محاورے

مسرت پرویز
پی ای سی ایچ ایس گرلز اسکول

اساتذہ کے لئے معلومات :

اردو زبان میں بڑی وسعت اور حلاوت ہے۔ اس کے علاوہ ذخیرہ الفاظ بھی لا محدود ہے۔ اردو زبان چونکہ مختلف زبانوں کا مرکب ہے اس لئے اردو زبان میں اظہار و بیان کی بہت گنجائش ہے۔ اردو زبان کے محاورات اس کے حسن کو دوبالا کرتے ہیں ۔ اہلِ علم، مصنفین اور شعراء نے محاورے کی صنف کو جس طرح اپنے کلام اور طرزِ بیان میں استعمال کیا ہے وہ زبان کا حصہ بن گئے ہیں ۔ محاورہ ایک فعل اور چند الفاظ سے مل کر بنتا ہے اور حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ برصغیر کے نامور شاعر اور نثر نگار غالب محاوروں کا کیا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے تھے کہ پڑھنے والا مسرور ہو جاتا ہے۔ عام بول چال اور گفتگو میں محاورے حسن پیدا کردیتے ہیں ۔ اگر اردو زبان میں محاوروں کی چاشنی نہ ہوتو یہ بالکل ایسی ہو جائے جیسے خوشبو کے بغیر پھول۔ جیسے بوندوں کے بغیر ساون رُت، ستاروں کے بغیر آسمان اور یوں سمجھیں گویا شیرے کے بغیر جلیبی۔

اردو زبان میں محاورات کا دامن بہت وسیع ہے۔ ذرے سے لے کر آفتاب تک اور فرش سے لے کر عرش تک ہر عنوان اور موقع کے لئے محاورے موجود ہیں۔ اسی طرح اشیاء خوردونوش کو لے لیں یا پھل پھول، چرند پرند ہوں یا شجر محاوروں نے سب کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اردو زبان میں ان کے استعمال سے بے انتہا حسن پیدا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ انسان کے تمام جسمانی اعضاء پر محاورے موجود ہیں۔

جیسے جیسے دنیا میں مصروفیات بڑھتی جا رہی ہیں لوگ تحریر و تقریر کی چاشنی کو یعنی محاوروں کو بھولتے جا رہے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب پڑھا لکھا طبقہ ہو یا ان پڑھ سب ہی ضرب الامثال اور محاوروں کو اپنی گفتگو میں شامل رکھتے تھے۔ گھریلو خواتین اور بڑی بوڑھیاں عام بول چال میں محاوروں کا خوبصورت اور برمحل استعمال کرتی تھیں جس سے زبان کی چاشنی و حلاوت دوبالا ہو جاتی تھی۔

اگر انسانی اعضاء کو موضوع بنایا جائے تو ایک ایک عُضو پر محاورہ موجود ہے۔ مثلاً؛

دھوپ میں بال سفید کرنا	زبان چلانا
آسمان سر پر اٹھانا	آنکھیں پھیر لینا
ناک میں دم کرنا	منہ میں پانی بھر آنا
زبان دینا	دانت کھٹے کرنا
ہاتھ ملتے رہ جانا	انگلیوں پر نچانا
گھٹنے ٹیکنا	چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا

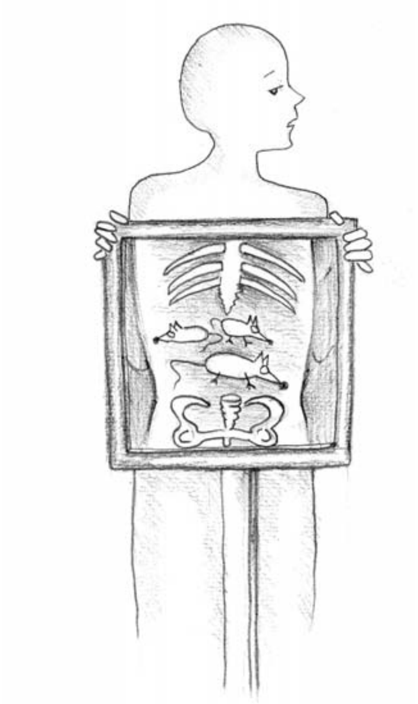

یہ سارے حقیقی معنوں سے ہٹ کر مجازی معنوں میں زبان کو گہرائی اور حسن بخشتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے محاوروں کے وسیع ذخیرہ کو ترک نہ کریں بلکہ اپنی نئی نسل کو ترغیب دیں کہ ہمارے بچے بھی بول چال میں ان کا استعمال کرنا سیکھیں۔ اگر ہم دسترخوان یا کھانے کی میز پر ہوں تو بچوں کو اشیائے خوردونوش پر طبع آزمائی کر کے دکھائیں مثلاً ناکوں چنے چبوانا۔ دال نہ گلنا۔ آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا۔ اس طرح کھانے پینے کے علاوہ اگر ہم باغ کی سیر کر رہے ہوں تو یوں اظہار کر سکتے ہیں کہ بچوں بتائیں 'سبز باغ دکھانا۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟ یعنی کہ دھوکا دینا' یا یوں کہہ سکتے ہیں 'باغ باغ ہونا، جس کا مطلب ہے بہت زیادہ خوش ہونا' چلتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ اٹھے تو یوں کہہ سکتے ہیں۔ آسمان ٹوٹنا۔ آسمان سے باتیں کرنا۔ چلتے پھرتے بچوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ لفظ' قدم' کا محاورہ سنا ہے۔ ہم بتاتے ہیں۔ "پھونک پھونک کر قدم رکھنا" اردو کے ذخیرہ الفاظ میں لامحدود محاورے موجود ہیں۔ جماعت میں سرگرمی کے طور پر کسی ایک بچے کو ماڈل بنا کر کھڑا کر سکتے ہیں اور تمام بچوں سے کہا جائے کہ اب ایک ایک عضو پر محاورہ بولیں۔

بچوں کی کہانی محاوروں کی زبانی

دی اے۔ایم۔آئی اسکول جونیئر برانچ

یہ کام بچے اپنی کتاب "کھٹے میٹھے فالسے" کے ساتھ کرتے ہیں۔
گو کہ محاوروں کا استعمال اب کم ہوتا جارہا ہے لیکن بچوں کے لئے یہ بہت دلچسپ کام ثابت ہوا اور انھوں نے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کرنے کے مختلف طریقے آزمائے۔

موضوع: محاورے ہی محاورے

ایک دن میں گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا کہ الارم بجا اور میں گھبرا کر اٹھا، جلدی سے تیار ہوا اور ناشتہ کئے بغیر اسکول چلا گیا۔ اسکول پہنچ کر میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ جب لنچ کا وقت آیا تو سب بچوں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ کھیل کے وقت ایک بچے سے میری لڑائی ہوگئی۔ وہ مجھے مارنے آیا تو میں دم دبا کر بھاگا۔ جب میں گھر پہنچا تو مجھے بھوک لگی تھی اور میں باتیں بنا رہا تھا کہ میں بہت تھک گیا ہوں کیونکہ مجھے ٹیوشن جانا تھا۔ (کارز عتیق IV A)

میں صبح اُٹھا تو مجھے بہت دیر ہوگئی تھی میں نے جلدی سے یونیفارم پہنا اور ناشتہ کیا۔ میں ہوا کے گھوڑے پر سوار اسکول پہنچا۔ بریک سے پہلے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ بریک میں لنچ کھا کر میری جان میں جان آگئی۔ (صبیح اللہ کرمانی IV A)

صبح ہی سے احمد کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے اس نے سوچا کہ ناشتے میں حلوہ پوری ہوگی لیکن اس کی امی نے انہیں بریڈ پر جام لگا کر دیا تو اس کے سارے خواب چکنا چور ہوگئے۔ جب وہ ناشتہ کر رہا تھا تو اس میں سے ایک چیونٹی نکل آئی اور وہ منہ لٹکا کر کمرے میں چلا گیا۔ (مناحل IV A)

ایک دن عامر کی آنکھ دیر سے کھلی وہ ناشتہ کئے بغیر اسکول چلا گیا کیونکہ اس کی وین آگئی تھی۔ بھوک کی وجہ سے پڑھائی میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔ اور اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے اور وہ اپنے دوست علی کو بار بار تنگ کر رہا تھا کہ بریک میں کتنے منٹ باقی ہیں۔ علی عامر کے بار بار تنگ کرنے پر آگ بگولہ ہوگیا۔ جیسے ہی بریک کی گھنٹی بجی عامر کا دل باغ باغ ہوگیا۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ کینٹین کی طرف اندھا دھند بھاگا۔ (سارا حفیظ IV A)